آل اللہ

تحریر و تحقیق

سید علی اصغر عباس زیدی

مفاتیح الجنان میں موجود زیارت میں آل اللہ سے کیا مراد ہے؟

مفاتیح الجنان میں موجود زیارت میں آل اللہ سے کیا مراد ہے ؟

اہل بیت پیغمبرؐ سے پہلے عرب، مومنین قوم قریش کو آل‌اللہ کہتے
تھے، یعنی اھل توحید۔ خانہ کعبہ قریش کے زیر انتظام اور ان کی
حفاظت میں تھا اور اس وجہ سے قریش کو ایک ممتاز مقام حاصل
تھا۔ ابرھہ کے حملہ اور ابابیلوں کے ذریعہ اس حملہ کے پسپا ہونے
کے بعد قریش کا یہ مقام اور زیادہ بڑھ گیا تھا۔ پس عام الفیل سے
"آل‌اللہ" ہی لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ قوم ہیں۔ یہاں
عبدالمطلب کا ذکر بھی مناسب ہو گا کہ جب انہوں نے ابرھہ سے
کہا، أنا رب الابل وللبیت رب یحمیه (اونٹوں کا رب میں ہوں اور کعبہ
کا بھی رب ہے جو اس کو بچا لے گا) حالانکہ آپ موحد تھے اور
اپنے آپ کو اونٹوں کا رب کہ کے اللہ کی ربوبیت میں شریک نہیں
ہوئے، بلکہ یہاں رب بمعنی مالک ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے اس لقب
(آل‌اللہ) کی وجہ بیت اللہ الحرام میں سکونت کو بتایا۔

اسی طرح سے نبی اکرمؐ فرماتے ہیں : الخلقُ کُلّھم عِیالُ اللہ عزّ وجلّ،
فأحَبُّ خلقِہ إلیہ أنفعُھم لعِیالِہ (تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، پس اس
کے نزدیک محبوب ترین وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے فائدہ
مند ہو) ۔ عیال کا لفظ لغت میں زیر سرپرستی، زیر پرورش، نیاز مند
اور محتاج کے لئے استعمال ہوا ہے۔ پس تمام مخلوقات عیال‌اللہ ہیں۔

امام حسن مجتبی علیہ السلام مدینہ میں معاویہ کے سامنے منبر پر
گئے اور اپنا تعارف اس طرح سے کرایا : أنا ابن الرکن والمقام أنا ابن
مکۃ ومنی ، أنا ابن المشعر وعرفات (میں رکن و مقام کا فرزند ہوں،
میں مکہ و منی کا بیٹا ہوں، میں مشعر و عرفات کا بیٹا ہوں)

امام حسین علیہ السلام نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو آل‌اللہ کہا
اور فرمایا : نَحنُ آلُ اللہ وَ وَرَثَۃِ رَسولُہ، (ہم آل‌اللہ ہیں اور اس کے
رسول کے وارث ہیں) ۔ پس اگر آل‌اللہ سے مراد اللہ کی اولاد ہو تو
! وراثت بھی اللہ سے لینی چاہئے نہ کہ رسولؐ سے

امام سجاد علیہ السلام نے یزید کی محفل میں خود کو فرزند مکہ و
منی سے متعارف کروایا
آل ایک طرح سے اھل کے معنوں میں ہے (مفردات راغب) ۔ جہاں
ارشاد ہوتا ہے قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (کہا
اے نوح وہ ہر گز تمہارے اہل میں سے نہیں، بے شک وہ بد چلن
ہے ! ھود 46/) یہاں بے شک وہ نوح علیہ السلام کا حقیقی بیٹا ہے
لیکن اپنے عمل کی بنیاد پر اھل سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اھل اس
کے علاوہ بہت سارے دیگر معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ بہت
ساری آیات میں لفظ اھل کتاب استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح سے اھل
لاہور، اھل کار، اھل عبادت یا نا اھل بھی بولے جاتے ہیں۔ پس
معلوم ہوا کہ اھل کا لفظ صرف خاندان اور اولاد کے لئے استعمال
نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب نبی اکرم السّلمان مِنّا أَهلُ البَيت (سلمان ہم
اہل بیت میں سے ہے) کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سلمان

آپؐ کے خاندان یا آپکی نسل میں سے ہیں۔
قرآن جب آل فرعون یا آل لوط کہتا ہے تو اس سے مراد فرعون یا
لوط کی اولاد نہیں ہوتی بلکہ اس کے تابع فرمان لوگ ہوتے ہیں۔ وَإِذْ
فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ،
آل فرعون سے مراد البقرہ 50/) تو غرق ہونے والے فرعون کے
لشکری وغیرہ تھے۔
خدا وند تبارک و تعالی سے کوئی نسبت کسی شخص، جگہ یا زمانے
وغیرہ کی عظمت کو ظاہرکرنے کے لئے دی جاتی ہے۔ اور یہ چیز
اسلام سے پہلے اور بعد ہر دو ادوار میں موجود رہی ہے۔ اس کی
چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔
روح اللہ (وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي، اور اس میں اپنی روح میں سے
پھونک دوں ! حجر29/ یا أَلْقاها إِلى مَرْيَمَ وَ رُوحٌ مِنْه، جسے اللہ نے
مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے روح تھے (! نساء 171/
وجہ اللہ (كلُّ مَنْ عَليها فَان وَ يبقَى وَجْهُ رَبِّک ذوالجلالِ والاكرامِ.، اور

سب کچھ فنا ہونے والا ہے اور تمہارے پروردگار کا چہرہ باقی رہے
(گا ! الرحمن27/

صبغة الله (صِبْغَةَ اللّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ صِبْغَةً، اللہ کا رنگ اور اللہ
(سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ البقرة 138/

يد الله (يَدُ اللّهِ فَوْقَ أَيْديهم، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے !
(فتح10/

عين الله (وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنا، ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی
(بناؤ ! هود37/

آمد خدا/ خدا کا آنا، جیسے پہلے وہ وہاں پہ نہیں تھا (وَ جاءَ رَبُّكَ وَ
الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا، اور تمہارا پروردگار اور فرشتے قطار درقطار آ جائیں
(گے ! فجر 22/

استقرار خدا/ خدا کا ٹھہرنا (ثُمَّ اسْتَوى عَلَى الْعَرْشِ، پھر عرش پر جا
(ٹھہرا ! اعراف 54/

محصول خدا (يَأْخُذُ الصَّدَقات، اور صدقات لیتا ہے !
(توبہ 104/

كليم الله (وَ كَلَّمَ اللّهُ مُوسى تَكْليما، اور اللہ نے موسی سے کلام کیا !
(نساء 164/

خلیل اللہ / حبیب اللہ (وَ اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْراهيمَ خَليلاً، اور خدا نے ابراھیم
(کو اپنا دوست بنا لیا ! نساء 125/
تعیین مکان خدا (فَكانَ قابَ قَوْسَينْ أَوْ أَدْنى، یہاں تک کہ (اس کا
پیغمبر سے) فاصلہ دو کمان یا اس سے بھی کمتر تھا، (نجم 9/
(شھر اللہ (اللہ کا مہینہ یعنی رمضان
نوٹ : فقط لفظی ترجمہ کیا گیا ہے، اور جیسا کہ ظاہر کہ خدا کی
شان اس سے بلند ہے کہ ایسی باتوں کی اس سے نسبت دی جائے۔
پس ان آیات کو تاویل کی ضرورت ہے، اور بامحاورہ ترجمہ ناگزیر
ہے۔ مثلاً اللہ ک چہرہ فرض کر لیا جائے تو مراد ہے کہ اللہ کے
چہرہ کے علاوہ سب کچہ تباہ ہو جائے گا یعنی اللہ کا باقی جسم
بھی ؟ معاذاللہ کہ اللہ جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔
یہ تمام نسبتیں جو مذکورہ بالا آیات میں بیان ہوئی ہیں ان معنی میں
نہیں لی جا سکتیں جن معنی میں ہم مادی انسان ایک دوسرے کو
لیتے ہیں۔ مثلاً عیسی اگر اللہ کی روح ہیں تو کیا ایسے ہی ہے

جیسے ہمارے جسم میں موجود روح، کہ اگر روح کو نکال دیں تو
جسم مردہ ہو جائے گا۔ معاذاللہ خدا کے بارے میں ایسی تشبیہ نہیں
دی جا سکتی۔ یا اللہ کا چہرہ، ہاتہ، آنکھیں یا رنگ؟ اصلاً خدا کے
بارے میں کوئی تشبیہ دی ہی نہیں جا سکتی کیوں وہ فرماتا ہے :
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (کوئی شئے اس جیسی نہیں ! شوری11/)

اس معنی میں نہیں کہ معاذاللہ اللہ کی "آل اللہ" پس تعبیر کوئی اولاد
ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے روح اللہ اور بیت اللہ کہا جاتا ہے لیکن
ہم اللہ کے لئے روح اور گھر کے قائل نہیں ہیں۔ پس یہ ایک
مشرکانہ تعبیر نہیں ہے، اور یہ تعبیر بطور خاص ان لوگوں پر صادق
آئے گی کہ جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا، اللہ
کی رضا کو اپنی رضا پرمقدم جانا، اور اللہ کی مرضی ان کے ہر
عمل سے ظاہر ہوئی۔ یا جنہیں ہم اپنی زبان میں اللہ والے کہتے
ہیں۔

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا تو اس کے مقابلے
میں قرآن فرماتا ہے :
/لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ، نساء 172
گویا عبد ہونا فرزند ہونے کی نفی کرتا ہے۔ پس جب ہر مسلمان
اور "اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ" گواہی دیتا ہے کہ سورہ توحید کا
قائل ہے تو وہ آل‌اللہ کا ان معنوں میں کیسے قائل ہو سکتا ہے کہ
اسے خاندان کے معنوں میں لے۔

FB Id

https://www.facebook.com/syed.aliasghar.7503

Page Id

https://www.facebook.com/Shia.Refrences/

آگے سکین پیجز دیکھیں۔

اللہ اکبر پھر ضریح مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا [redacted]

خدا برتر ہے

at.com

[redacted]

اَلَا اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ [redacted]

خاوادہ الٰہی سلام ہو آپ پر　اے خدا کے پسندیدہ ہوئے سلام ہو آپ پر　اے خلق خدا میں اس کے

خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَةَ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا لُيُوثَ الْغَابَاتِ

چنے ہوؤ　سلام ہو آپ پر　اے سرداروں کے سردارو　سلام ہو آپ پر　میدان شجاعت کے شیرو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُفُنَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلْحُسَيْنِ

سلام ہو آپ پر　نجات کی کشتیو　سلام ہو آپ پر　اے ابا عبداللہ حسینؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِلْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر　اے علم انبیاء کے وارث　خدا کی رحمت ہو　اور اس کی برکات سلام ہو آپ پر

يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے وارث آدمؑ جو خدا کے برگزیدہ ہیں　سلام ہو آپ پر　اے نوحؑ کے وارث جو خدا کے نبی ہیں　سلام ہو آپ پر

يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ

اے ابراہیمؑ کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں　سلام ہو آپ پر　اے اسماعیلؑ کے وارث جو خدا کے ذبیح

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

ہیں　سلام ہو آپ پر　اے موسیٰؑ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں　سلام ہو آپ پر　اے عیسیٰؑ

عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

کے وارث جو روح خدا ہیں　سلام ہو آپ پر　اے محمدؐ کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں　سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ

آپ پر　اے محمد مصطفیٰؐ کے فرزند　سلام ہو آپ پر　اے علی مرتضیٰؑ کے فرزند　سلام ہو

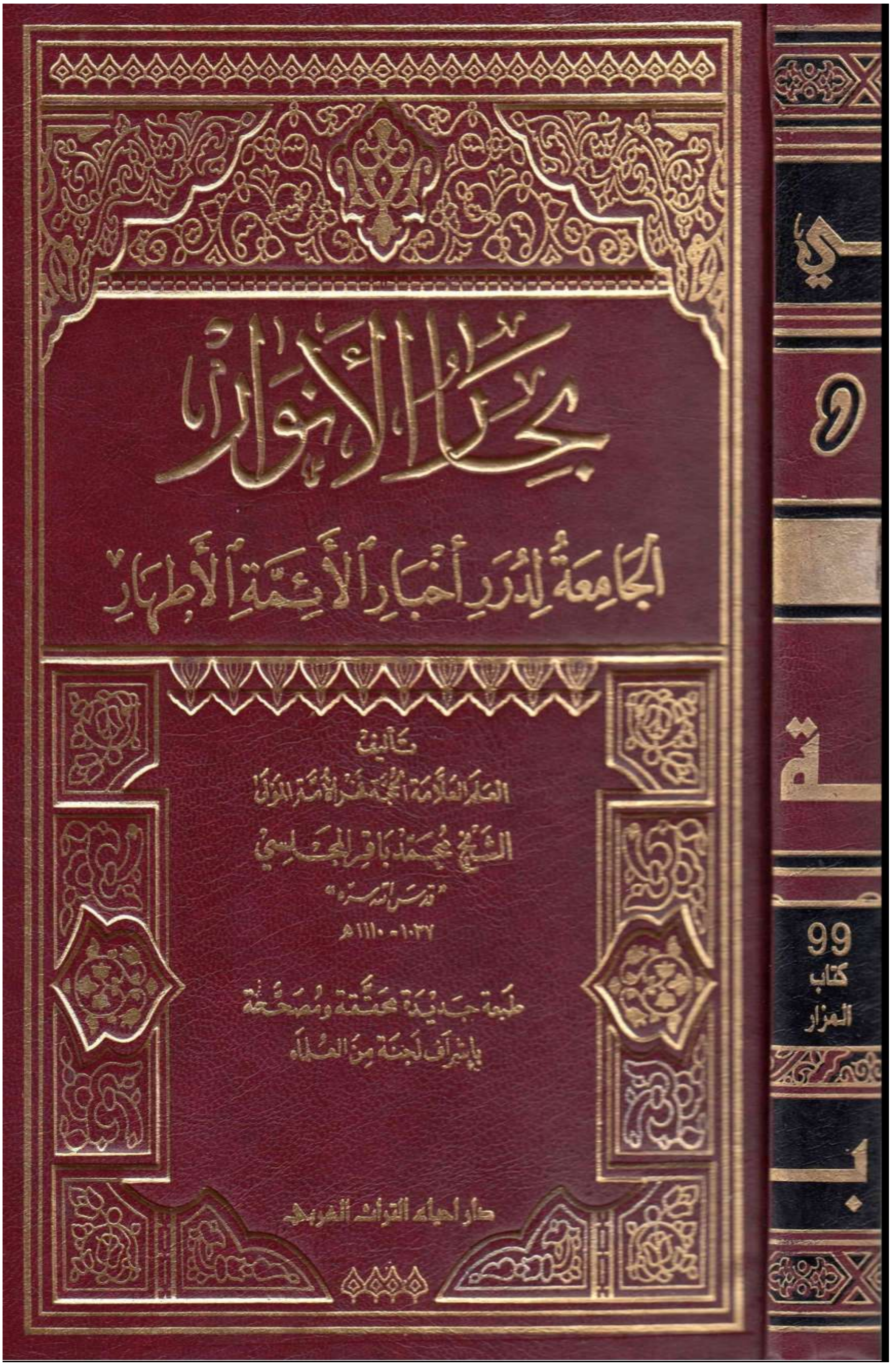
بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة المجتهد فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧-١١١٠هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
٥٥٥٥
99
كتاب
المزار

السلام على حجّة الله على العوالم ، السلام على الوصي الرّضى العالم السلام على الحقّ النّاجم ، السلام على الامام موسى بن جعفر النّور الكاظم ورحمة الله وبركاته .

السلام على حجّة الله المرتضى ، السلام على سيف الله المنتضى ، السلام على العادل في القضاء ، السلام على الامام عليّ بن موسى الرّضا و رحمة الله وبركاته .

السلام على حجّة الله على العباد ، السلام على أمين الله في البلاد، السلام على المخصوص بالتّوفيق والسّداد ، السلام على الامام محمّد بن عليّ الجواد ، و رحمة الله و بركاته .

السلام على حجّة الله على كلّ رائح وغادي ، السلام على سيّد الحضّار والبوادي، السلام على النورالبادي، السلام على الامام عليّ بن محمّد الهادى ، ورحمة الله وبركاته .

السلام على حجّة الله السّري ، السلام على العزّ القسري، السلام على الزناد الوريّ ، السلام على الامام الحسن بن عليّ العسكري ، ورحمة الله و بركاته .

السلام على حجة الله على الانس و الجانّ ، السلام على من وعده الله بالنصر و الامكان ، السلام على مظهر العدل والايمان ، السلام على من به يعبد الرحمان في كلّ مكان ، السلام على من به يظهر الله دينه على الأديان ، السلام على مولانا وسيّدنا الامام ، القائم بأمر الله صاحب الزّمان ، ورحمة الله وبركاته .

السلام على العترة الطيّبين ، السلام على الأسرة الطّاهرين ، السلام على من نصّ الله على إمامتهم في التوراة و الانجيل ، السلام عليكم يا آل الله و أنصاره وظلال الله و أنواره ، وخلفاء الله و أمراءه ، لا بذلنّ لكم يا سادتي مودّتي و محبّتي ومواساتي ، فانّها مذخورة لكم ، ونصرتي لكم معدّة ، فان أمرتموني يا سادتي أطعت ، و إن نهيتموني يا قادتي انتهيت ، و إن استنصرتموني يا حماتي نصرت ، فلا مذهب لي عنكم ، ولابدّ لي منكم ،ولاوفادة لي إلاّ إليكم ، لأنّكم

ثمّ تنكبّ على القبر وتقبّله وتعفر خدّيك عليه وتدعو بماتريد، ثمّ تتحوّل إلى الرأس تقول :

السّلام عليك ياموﻻي يا موسى بن جعفر ورحمة الله وبركاته ، أشهد أنك الأمام الهادي ، والوليّ المرشد ، وأنّك معدن التنزيل وصاحب التأويل ، وحامل التّوراة والانجيل ، والعالم العادل ، والصّادق العامل ، ياموﻻي أنا أبرء إلى الله من أعدائك ، وأتقرّب إلى الله بموالاتك ، فصلّى الله عليك وعلى آبائك و أجدادك وأبنائك وشيعتك ومحبّيك ورحمة الله وبركاته .

ثمّ تصلّي ركعتين للزيارة تقرء فيهما سورة يس والرحمان أو ماتيسّر من القرآن ثمّ تدعو بماتريد (١) .

١٠ ـ زيارة أخرى لمولانا أبي إبراهيم موسى بن جعفر عليه السلام تستأذن بما تقدّم ، ثمّ تدخل مقدّما رجلك اليمنى فاذا دخلت فكبّر الله تعالى مائة تكبيرة و تقف مستقبل الضّريح وتقول :

السّلام عليك أيّها العبد الصالح ، السلام عليك أيها النّور السّاطع ، السلام عليك أيها القمر الطّالع ، السّلام عليك أيها الغيث النّافع ، السلام عليك أيّها الامام الكاظم ، السّلام عليك ياوليّ الله وحجّته، السلام عليك يانور الله في الظلمات السّلام عليك ياآل الله ، السّلام عليك ياباب الله، السلام عليك يا صفوة الله، السلام عليك يا خاصّة الله السلام عليك ياسرّ الله المستودع ، السّلام عليك ياصراط الله ، السّلام عليك يازين الأبرار ، السّلام عليك ياسليل الأطهار، السلام عليك ياعنصر الأخيار السلام عليك يا محنة الخلق ، السلام عليك يا من بدا لله في شأنه ، السّلام عليك ياوارث علم النبيّين ، وسلالة الوصيّين ، وشاهد يوم الدّين .

أشهد أنّك وآباءك الذين كانوا من قبلك ، وأبناءك الّذين من بعدك موالي وأوليائي وأئمّتي ، أشهد أنّكم أصفياء الله وخيرته وحجته البالغة ، انتجبكم بعلمه و جعلكم أنصاراً لدينه ، وقوّاماً بأمره ، وخزاناً لحكمه ، و حفظة لسرّه ، وأركانا لتوحيده ، ومعادن لكلماته ، وتراجمة لوحيه ، وشهوداً على عباده ، استرعاكم

(١) مصباح الزائر ص ١٩٨ ـ ٢٠٠ .

Shia help Refrences آل الله سید علی اصغر عباس زیدی

المقرّب إلى الله بحبّكم ، أُوالي وليّكم ، و أبرأ إلى الله بكم من عدوّكم ، وأستشفع إلى الله عزّ وجلّ ، وأسأله أن يصلّي على نبيّه محمّد صلّى الله عليه و عليكم صلاةً دائمة كثيرة متّصلة لا انقطاع لها ولا زوال ، وأسأله بكم ، وأُقدّمكم أمام حوائجي ، فكونوا لي شفعاء يا سادتي في فكاك رقبتي من النّار ، وأن يقضي لي بكم حوائجي كلّها للآخرة والدّنيا ، و أن يكفيني وأهلي وولدي ، والمؤمنين والمؤمنات ، شرّ كلّ ذى شرّ ، من الجن والانس ، من صغير أو كبير ، فقد رجوت أن لا أنصرف من مشهدك يا مولاي ، صلوات الله عليك ، إلاّ بقضاء حوائجي وما فزعت إليك فيه ، ورجوته من حسن مغونته وبركته بزيارتك (١) صلوات الله عليك وعلى الأئمة من آبائك ، الأئمة من ولدك ، ورحمة الله وبركاته .

ثمّ قبّل الضّريح وقل : السّلام عليكم يا آل محمّد ، يا آل الله وأنصاره ، وظلال الله وأنواره ، لأبذلنّ لكم مودّتي ومهجتي ، ومواساتي ومالي ، فإنها لكم مذخورة ، ونصرتي لكم معدّة ، حتّى يأذن الله لكم ، فان أمرتموني يا موالى أطعت ، وإن نهيتموني يا سادتي كففت ، وإن استنصرتموني يا قادتي نصرت ، وإن استعنتموني ياسادتي أعنت ، وإن استنجدتموني ياهداتي أنجدت ، وإن استعبدتموني ياولاتي تعبّدت .

فلكم يا أئمّتي عبوديّتي بعدالله تعالى طوعاً سرمداً ، وعليكم سلامي وتحيّاتي سلاماً مجدّداً ، وصلوات الله عليكم و رحمة الله وبركاته .

فاذا أردت الوداع فقل : قد قضيت يامولاي بعض الإرب من زيارتك ، ولو فعلت يامولاي مايجب عليّ ، لجعلت عرصتك دار إقامة ، ولكنّني من أبناء الدّنيا أكدح فيها كما جرت عادة من مضى ، فأسأل الله البارّ الرّحيم ، أن يصلّي على محمّد وآل محمّد وأن لايجعله آخر العهد من زيارتكم ، وجميع المؤمنين ، إنّه أرحم الرّاحمين ، وهو على كلّ شيء قدير .

ثمّ ادع الله كثيراً بما أردت انشاء الله تعالى .

---

(١) بركة زيارتك خ ل .

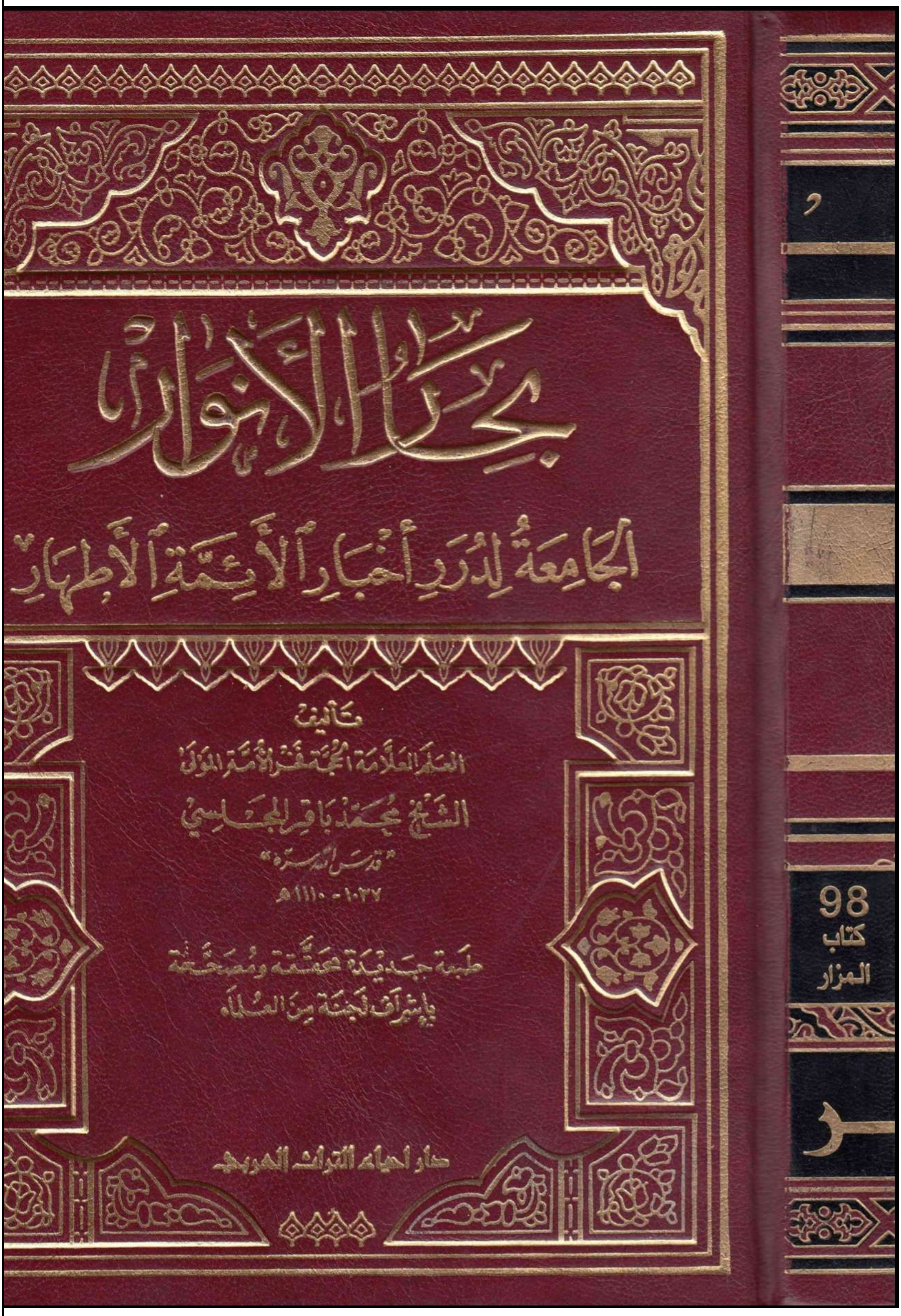
بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة مفخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
٥٥٥٥
98
كتاب
المزار
ر

٢٥
((باب))

* « (زيارة الاربعين) » *

١ ـ قال السيّد ـ رضي الله عنه ـ يروى عن أبي محمّد العسكرى عليه السلام أنّه قال : علامات المؤمن خمس : صلاة إحدى وخمسين ، و زيارة الأربعين ، والتختّم باليمين ، و تعفير الجبين ، و الجهر ببسم الله الرّحمن الرحيم (١) .

و قال عطا : كنت مع جابر بن عبدالله يوم العشرين من صفر فلمّا وصلنا الغاضريّة اغتسل في شريعتها و لبس قميصاً كان معه طاهراً ، ثمّ قال لي : أمعك شيء من الطيب ياعطا ؟ قلت : معي سعد ، فجعل منه على رأسه وساير جسده ، ثمّ مشى حافياً حتّى وقف عند رأس الحسين عليه السلام و كبّر ثلاثاً ثمّ خرّ مغشيّا عليه فلمّا أفاق سمعته يقول :

السّلام عليكم يا آل الله ، السّلام عليكم يا صفوة الله ، السّلام عليكم يا خيرة الله من خلقه ، السّلام عليكم يا سادات السّادات ، السّلام عليكم يا ليوث الغابات ، السّلام عليكم يا سفينة النّجاة ، السّلام عليك و رحمة الله و بركاته ، السّلام عليك يا وارث علم الأنبيآء ، السّلام عليك يا وارث آدم صفوة الله ، السّلام عليك يا وارث نوح نبيّ الله ، السّلام عليك يا وارث إبراهيم خليل الله ، السّلام عليك يا وارث إسماعيل ذبيح الله ، السّلام عليك يا وارث موسى كليم الله ، السّلام عليك يا وارث عيسى روح الله .

السّلام عليك يا ابن محمّد المصطفى ، السّلام عليك يا ابن عليّ المرتضى ، السلام عليك يا ابن فاطمة الزّهراء ، السّلام عليك يا شهيد بن الشّهيد ، السّلام عليك يا قتيل بن القتيل ، السّلام عليك يا وليّ الله و ابن وليّه ، السّلام عليك يا حجّة الله و ابن حجّته على خلقه .

---

(١) مصباح الزائر ص ـ ١٥١ .

المزار

تألیف

السید محمد بن مکی الحارثی العاملی

الشهیر بـ الشهید الأول

من أعاظم فقهاء الإمامیة وعلمائها

٧٣٤ - ٧٨٦ هـ ق

موسسة المعارف الإسلامیة

ومنها زيَارة الغفيلة في النصف من رجب

فإذا أردت ذلك وأتيت الصحن فادخل فكبّر الله تعالى ثلاثاً وَقِف على القبر وقُل:

السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا آلَ الله، السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا صَفْوَةَ الله، السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا سادَةَ السَّاداتِ، السَّلَام عَلَى لُيُوثَ الغاباتِ، السَّلَام عَلَيْكُمْ يَا سُفُنَ النَّجاةِ، السَّلَام عَلَيْكَ يَا أبا عَبْدِالله الحُسَيْنِ، السَّلَام عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِلْمِ الأنْبِياءِ وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكاتُهُ، [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ الله، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نوحٍ نبيِّ الله، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إبْراهِيمَ خَلِيلِ الله،][1] السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إسْماعِيلَ ذَبِيحِ الله، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيم اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسى رُوحِ الله، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاابْنَ مُحَمَّدٍ المُصْطَفَى، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ المُرْتَضَى، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْراءِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيجَةَ الكُبْرَى، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدُ بْنَ الشَّهِيدِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَتِيلُ بْنَ القَتِيلِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الله وَابِنْ وَلِيِّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

---

(١) من «خ.ل».

أمالي الصدوق

الشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

قدم له :

الشيخ حسين الأعلمي

منشورات

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات

بيروت - لبنان

المجلس الثامن والأربعون

مجلس يوم الثلاثاء التاسع من شهر ربيع الأول سنة ثمان وستين وثلاثمائة

١ – **حدثنا** الشيخ الجليل أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي رضي الله عنه ،قال: حدثنا علي بن أحمد بن عبد الله بن أحمد بن أبي عبد الله البرقي، قال: حدثني أبي،عن جده أحمد بن أبي عبد الله،عن أحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي، عن أبان بن عثمان، عن أبي عبد الله الصادق عليه السلام، قال: كان إبليس (لعنه الله) يخترق السماوات السبع ، فلما ولد عيسى عليه السلام حجب عن ثلاث سماوات، وكان يخترق أربع سماوات، فلما ولد رسول الله صلى الله عليه وآله حجب عن السبع كلها، ورميت الشياطين بالنجوم، وقالت قريش: هذا قيام الساعة الذي كنا نسمع أهل الكتب يذكرونه، وقال عمرو بن أُمية، وكان من أزجر أهل الجاهلية: انظروا هذه النجوم التي يهتدى بها، ويعرف بها أزمان الشتاء والصيف، فإن كان رمي بها فهو هلاك كل شيء، وإن كانت ثبتت ورمي بغيرها فهو أمر حدث. وأصبحت الأصنام كلها صبيحة مولد النبي صلى الله عليه وآله ليس منها صنم إلا وهو منكب على وجهه، وارتجس في تلك الليلة إيوان كسرى، وسقطت منه أربعة عشر شرفة، وغاضت بحيرة ساوة، وفاض وادي السماوة، وخمدت نيران فارس، ولم تخمد قبل ذلك بألف عام، ورأى المؤبذان في تلك الليلة في المنام إبلاً صعاباً تقود خيلاً عراباً، قد قطعت دجلة، وانسربت في بلادهم، وانقصم طاق الملك كسرى من وسطه، وانخرقت عليه دجلة العوراء، وانتشر في تلك الليلة نور من قِبَل الحجاز، ثم استطار حتى بلغ المشرق، ولم يبق سرير لملك من ملوك الدنيا إلا أصبح منكوساً، والملك مخرساً لا يتكلم يومه ذلك، وانتزع علم الكهنة، وبطل سحر السحرة، ولم تبق كاهنة في العرب إلا حجبت عن صاحبها، وعظمت قريش في العرب، وسّموا آل الله عز وجل. قال أبو عبد الله الصادق عليه السلام: إنما سّموا آل الله عز وجل لأنهم في بيت الله الحرام. وقالت آمنة: إن ابني والله سقط فاتقى الأرض بيده، ثم رفع رأسه إلى السماء فنظر إليها، ثم خرج مني نور أضاء له كل شيء، وسمعت في الضوء قائلا يقول: إنك قد ولدت سيد الناس، فسّميه محمداً، وأتي به عبد المطلب لينظر إليه وقد بلغه ما قالت أُمه، فأخذه فوضعه في حجره، ثم قال:

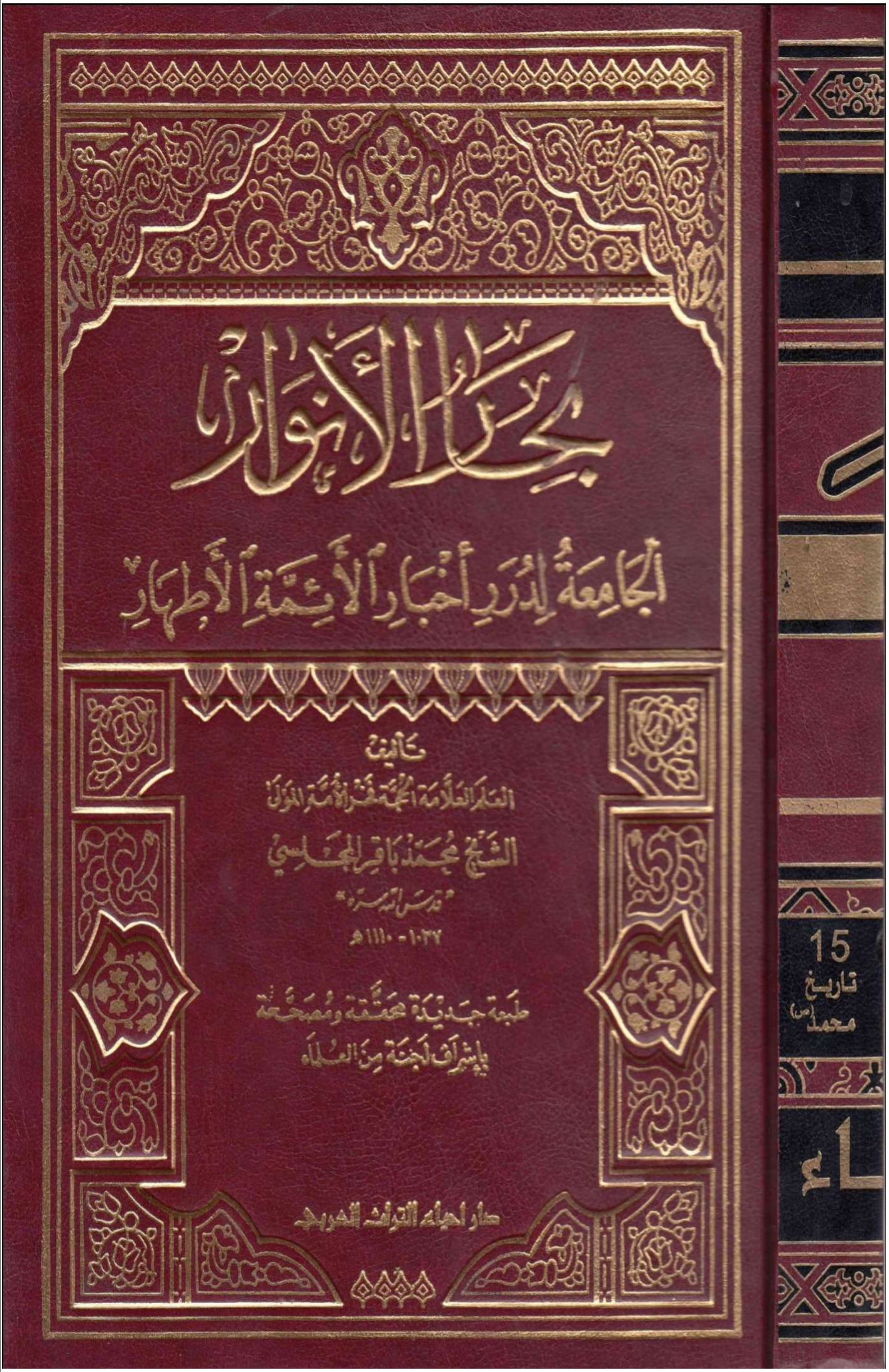
بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلامة المجلسي
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
15
تاريخ
محمد(ص)
ء

Shia help Refrences آل الله سید علی اصغر عباس زیدی

وخمدت نيران فارس ، ولم تخمد قبل ذلك بألف عام ، و رأى المؤبذان في تلك اللّيلة في المنام إبلاً صعاباً تقود خيلاً عراباً[١] ، قد قطعت دجلة ، وانسربت في بلادهم ، وانقصم طاق الملك كسرى من وسطه ، وانخرقت عليه دجلة العورآء ، وانتشرفي تلك اللّيلة نور من قبل الحجاز ثمّ استطار حتّى بلغ المشرق ، ولم يبق سرير ملك من ملوك الدنيا إلّا أصبح منكوساً ، والملك مخرساً لايتكلّم يومه ذلك ، وانتزع علم الكهنة ، و بطل سحر السحرة ، ولم تبق كاهنة في العرب إلّا حجبت عن صاحبها ، وعظمت قريش في العرب ، وسمّوا آل الله عزّ وجلّ .

قال أبوعبدالله الصادق عليه السلام : إنّما سمّوا آل الله لأنّهم في بيت الله الحرام ، وقالت آمنة : إنّ ابني والله سقط فاتّقى الأرض بيده ، ثم رفع رأسه إلى السماء فنظر إليها ، ثم خرج منّي نورأضاء له كلّ شيء ، وسمعت في الضّوء قائلاً يقول : إنّك قد ولدت سيّد الناس فسمّيه محمّداً ، وأُتي به عبدالمطّلب لينظر إليه وقدبلغه ماقالت أُمّه ، فأخذه فوضعه في حجره ثمّ قال : الحمد لله الّذي أعطاني ، هذا الغلام الطيّب الأردان ، قدساد في المهد على الغلمان .

ثمّ عوّذه بأركان الكعبة ، وقال فيه أشعاراً ، قال : وصاح إبليس لعنه الله في أبالسته فاجتمعوا إليه ، فقالوا : ما الّذي أفزعك يا سيّدنا ؟ فقال لهم : ويلكم لقدأنكرت السّمآء و الأرض منذ اللّيلة ، لقد حدث في الأرض حدث عظيم ماحدث مثله منذ رفع عيسى بن مريم عليه السلام ، فاخرجوا وانظروا ماهذا الحدث الّذي قدحدث ، فافترقوا ثمّ اجتمعوا إليه فقالوا : ماوجدنا شيئاً ، فقال إبليس لعنه الله : أنا لهذا الأمر ، ثمّ انغمس في الدنيا فجالها حتّى انتهى إلى الحرم فوجد الحرم محفوظا بالملائكة ، فذهب ليدخل فصاحوا به ، فرجع ثمّ صار مثل الصرّ وهو العصفور فدخل من قبل حرى[٢] ، فقال له جبرئيل : وراك لعنك الله ، فقال له : حرف أسألك عنه ياجبرئيل ، ماهذاالحدث الّذي حدث منذاللّيلة في الأرض ؟

---

(١) خيل عراب : كرائم سالمة من الهجنة .

(٢) في المصدر : حراء ، وهو بالكسر والمد وهوالاصح من القصر .

تفسیر نور الثقلین

لمؤلفه

العلامة الخبير والمحدث الجليل الشيخ

عبد علی بن جمعة العروسی الحویزی قدس سره

صححه وعلق عليه واشرف على طبعه

السيد هاشم الرسولی المحلاتی

طبع بنفقة

خير الحاج حاج ابی القاسم المشتهر بسالک

والحاج حسن مخرونیان

ج۳　سورة الحجر ـ قوله تعالى: ولقد جعلنا في السماء بروجاً ...　ـ ٥ ـ

١٧ ـ **في امالي الصدوق (ره)** حدثنا علي بن أحمد بن عبدالله بن أحمد بن أبي عبدالله البرقي قال: حدثني أبي عن جده أحمد بن أبي عبدالله عن أحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي عن أبان بن عثمان عن أبي عبدالله الصادق عليه السلام قال: كان ابليس لعنه الله يخترق السموات السبع، فلما ولد عيسى عليه السلام حجب من ثلث سموات وكان يخترق أربع سموات، فلما ولد رسول الله صلى الله عليه وآله حجب من السبع كلها ورميت الشياطين بالنجوم، وقالت قريش: هذا قيام الساعة التي كنا نسمع أهل الكتب يذكرونه، وقال عمرو بن امية وكان من أزجر أهل الجاهلية: أنظروا هذه النجوم التي يهتدى بها ويعرف بها أزمان الشتاء والصيف، فان كان رمى بها فهو هلاك كل شيء، وان كانت ثبتت ورمى بغيرها فهو أمر حدث، وأصبحت الاصنام كلها صبيحة ولد النبي صلى الله عليه وآله ليس منها صنم الا وهو منكب على وجهه، وارتجس في تلك الليلة أيوان الكسرى وسقطت منه أربع عشرة شرفة (١) وغاضت بحيرة ساوة (٢) وخمدت نيران فارس ولم تخمد قبل ذلك بألف عام، ورأى المؤبدان (٣) في تلك الليلة في المنام ابلا صعاباً تقود خيلا عراباً، قد قطعت دجلة و انسربت في بلادهم، وانقصم طاق الملك الكسرى من وسطه، وانخرقت عليه دجلة العوراء (٤) وانتشر في تلك الليلة نور من قبل الحجاز ثم استطار حتى بلغ المشرق ولم يبق سرير ملك من ملوك الدنيا الا أصبح منكوساً والملك مخرساً لا يتكلم يومه ذلك، وانتزع علم الكهنة وبطل سحر السحرة، ولم تبق كاهنة في العرب الا حجبت عن صاحبها، وعظمت قريش في العرب وسموا آل الله عزوجل، قال أبو عبدالله الصادق عليه السلام: انما سموا آل الله لانهم في بيت الله الحرام

(١) الشرفة من القصر: ما أشرف من بنائه والجمع شرف.

(٢) غاض الماء: نقص وغار في الارض.

(٣) المؤبدان: فقيه الفرس وحاكم المجوس وهو للمجوس كقاضي القضاة للمسلمين.

(٤) قال في البحار في بيان الحديث: ان كسرى كان سكر بعض الدجلة وبنى عليها بناءاً، فلعله لذلك وصفوا الدجلة بعد ذلك بالعوراء، لانه عور وطم بعضها فانخرقت عليه، ورأيت في بعض المواضع بالغين المعجمة من اضافة الموصوف الى الصفة اى العميقة.

مَنَاقِبُ آلِ أَبِي طَالِبٍ

تأليف

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَهْرِ آشُوبٍ

السَّرَوِيِّ المَازَنْدَرَانِيِّ

دار الأضواء

عندنا لأنّا أهل سرّالله، فتبسّم في وجهي، ثمّ قال: نحن آل الله و ورثة رسوله، فقلت: الحمدلله على ذلك، (ثمّ) قال لي: ادخل فدخلت فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وآله محتبيء في المحراب بردائه فنظرت فإذا أنا بأمير المؤمنين عليه السلام قابض على تلابيب الأعسر، فرأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يعضُّ على الأنامل، و هو يقول: بئس الخالف حلفتني أنت و أصحابك عليكم لعنة الله و لعنتي [1].

توضيح: «لأبي دون» أي: لأبي بكر عبّر به عنه تقيّة و «الدون»: الخسيس، و «الأعسر»: الشديد أو الشؤم، والمراد به إمّا أبو بكر أو عمر.

٦ ــ باب استجابة دعائه في الاستسقاء

الأخبار: الأئمّة: الصادق، عن أبيه عليهما السلام، عن جدّه عليه السلام

١ ــ عيون المعجزات: جعفر بن محمد بن عمارة، عن أبيه، عن الصادق، عن أبيه، عن جدّه عليهم السلام، قال: جاء أهل الكوفة إلى عليّ عليه السلام فشكوا إليه إمساك المطر و قالوا له: استسق لنا، فقال للحسين عليه السلام: قم و استسق، فقام و حمدالله و أثنى عليه و صلّى على النبيّ صلى الله عليه وآله، و قال: اللّهمّ معطي الخيرات و منزل البركات، أرسل السماء علينا مدراراً و اسقنا غيثاً مغزاراً، واسقنا [2] غدقاً مجلّلاً [3]، سحّاً سفوحاً ثجاجاً [4]، تنعش به الضعيف [5] من عبادك، و تحيي به الميّت من بلادك آمين (يا) ربَّ العالمين.

فما [6] فرغ من دعائه حتّى غاث الله تعالى غيثاً بغتة [7] و أقبل أعرابيٌّ من بعض نواحي الكوفة، فقال: تركت الأودية والآكام يموج بعضها [8] في بعض [9].

---

١ ــ ٣/٢١١ والبحار: ٤٤/١٨٤.

٢ ــ في المصدر والبحار: واسعاً.

٣ ــ في الأصل: مجلجلاً.

٤ ــ في الأصل والبحار: فجاجاً.

٥ ــ في المصدر والبحار: «تنفس به الضعف» بدل «تنعش به الضعيف».

٦ ــ في المصدر والبحار: فلمّا.

٧ ــ في المصدر: نعته (ع)، والظاهر أنه اشتباه.

٨ ــ في المصدر: بعضهم. ٩ ــ ص ٦٤ والبحار: ٤٤/١٨٧ ح ١٦.

عوالم العلوم والمعارف والأحوال من الآيات والأخبار والأقوال

ج ١٧

الإمام الحسين عليه السلام

شبكة الفكر alfeker.net

للمحدث الكبير المتتبع الخبير
الشيخ عبد الله البحراني الأصفهاني

تحقيق و نشر
مدرسة الامام المهدي عجل الله فرجه
«قم المقدسة»
٢٠

فكان يتكلم مع أحدهم حتى دهش ووله[١] وجعل يهيم[٢] ولا يجيب أحداً وانصرفوا عنه .

صفوان بن مهران[٣] قال : سمعت الصادق عليه السلام يقول : رجلان اختصما في زمن الحسين عليه السلام في امرأة وولدها ؛ فقال هذا : لي ، وقال هذا : لي ، فمر بهما الحسين عليه السلام فقال لهما : فيماذا تمرجان[٤] ؟ قال أحدهما : إن الامرأة لي ، فقال للمدعي الأول : اقعد فقعد ، وكان الغلام رضيعاً فقال الحسين : يا هذه اصدقي من قبل أن يهتك الله سترك ؛ فقالت : هذا زوجي والولد له ولا أعرف هذا ، فقال عليه السلام : يا غلام ما تقول هذه ؟ انطق بإذن الله تعالى ، فقال له : ما أنا لهذا ولا لهذا ، وما أبي إلاّ راعٍ لآل فلان ، فأمر عليه السلام برجمها قال جعفر عليه السلام : فلم يسمع أحد نطق ذلك الغلام بعدها .

الأصبغ بن نباتة[٥] قال : سألت الحسين عليه السلام فقلت : سيدي أسألك عن شيء أنا به موقن وإنه من سر الله ، وأنت المسرور إليه ذلك السر ، فقال : يا أصبغ أتريد أن ترى مخاطبة رسول الله لأبي دون يوم مسجد قباء ؟ قال: هذا الذي أردت ، قال : قم فإذا أنا وهو بالكوفة فنظرت فإذا المسجد من قبل أن يرتد إليّ بصري ، فتبسم في وجهي فقال : يا أصبغ إن سليمان بن داود أعطي الريح غدوها شهر ورواحها شهر ، وأنا قد أعطيت أكثر مما أعطي سليمان ، فقلت : صدقت والله يا بن رسول الله ، فقال : نحن الذين عندنا علم الكتاب وبيان ما فيه ، وليس لأحد من خلقه ما عندنا لأنا أهل سر الله ، فتبسم في وجهي ثم قال : نحن آل الله وورثة رسوله ، فقلت : الحمد لله على ذلك ، ثم قال لي : ادخل فدخلت فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم محتب في المحراب بردائه[٦] فنظرت فإذا أنا بأمير المؤمنين قابض على تلابيب الأعسر[٧] ، فرأيت

---

(١) وله : اشتد حزنه حتى ذهب عقله . (المعجم الوسيط ٢/١٠٥٧)

(٢) هام : ذهب لا يدري أي يتوجه . (المعجم الوسيط ٢/١٠٠٤)

(٣) هو صفوان بن مهران الجمال أبو محمد الأسدي الكاهلي مولاهم ، كوفي . (رجال الطوسي/٢٢٠)

(٤) مرج الناس : اختلطوا . (المعجم الوسيط ٢/٨٦٠)

(٥) هو أصبغ بن نباتة التميمي الحنظلي أبو القاسم الكوفي . (تهذيب التهذيب ١/٣١٦)

(٦) احتبى بالثوب : اشتمل به (الرائد/٤٣)

(٧) التلابيب : جمع التلبيب : ما في موضع اللبب من الثياب ويعرف بالطوق . والأعسر : الشديد . (الرائد/١٧٢ ـ ٤٤٢)

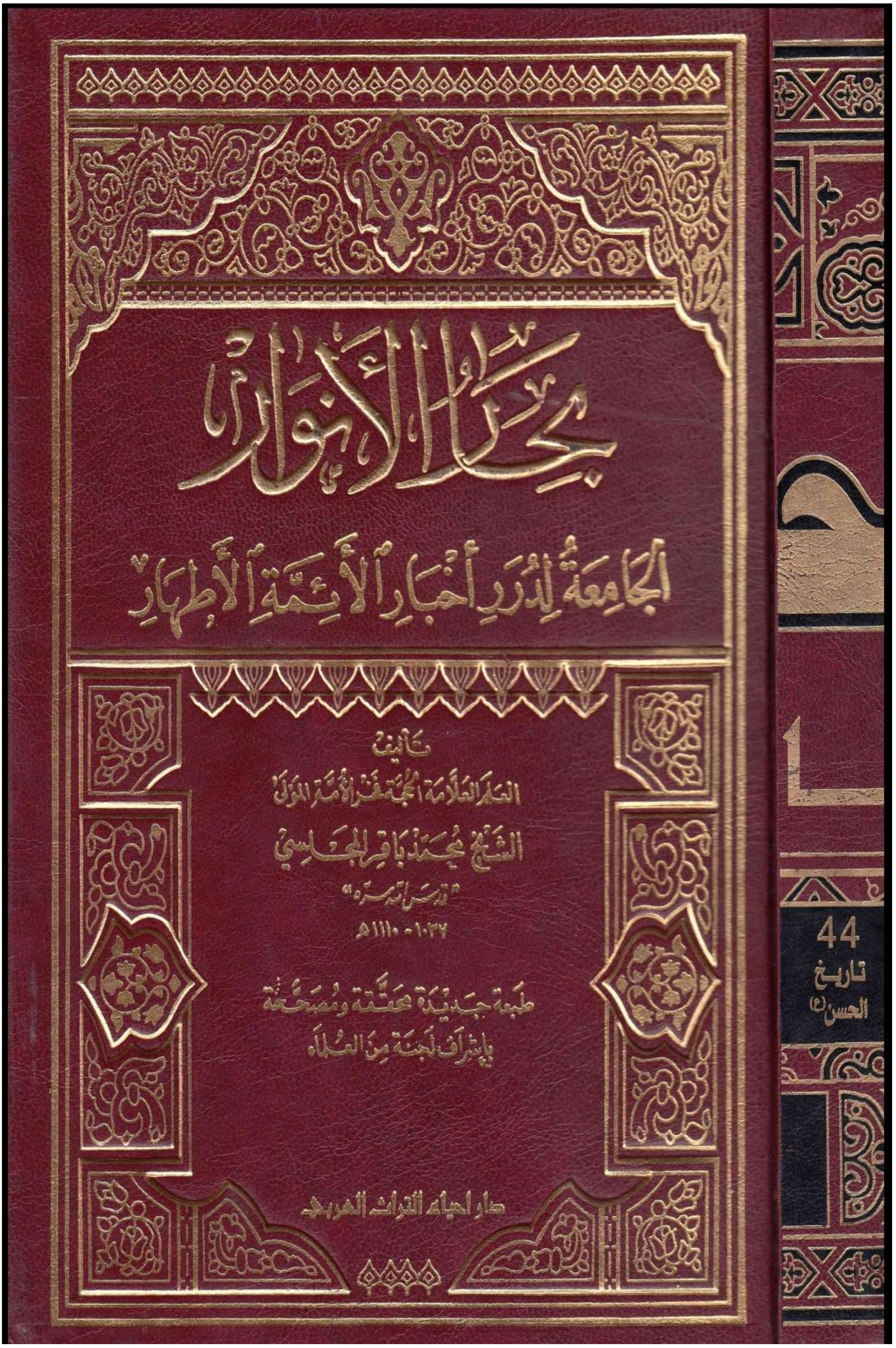
بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلامة المجلسي
الشيخ محمد باقر المجلسي
قدس الله سره
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
44
تاريخ
الحسن (ع)

سأحدّثكم ، فتباعدوا عنه فكان يتكلّم مع أحدهم حتّى دهش وولّه وجعل يهيم، ولا يجيب أحداً وانصرفوا عنه .

صفوان بن مهران قال : سمعت الصّادق عليه السلام يقول : رجلان اختصما في زمن الحسين عليه السلام في امرأة و ولدها ، فقال هذا : لي ، و قال هذا : لي ، فمرّ بهما الحسين عليه السلام فقال لهما : فيما تمرجان ؟ قال أحدهما : إنّ الامرأة لي ، و قال الآخر : إنّ الولد لي ، فقال للمدّعي الأوّل : اقعد فقعد و كان الغلام رضيعاً فقال الحسين عليه السلام : يا هذه اصدقي من قبل أن يهتك الله سترك ، فقالت : هذا زوجي والولد له ، ولا أعرف هذا .

فقال عليه السلام : يا غلام ما تقول هذه ؟ انطق باذن الله تعالى ، فقال له : ما أبا لهذا ولا لهذا ، وما أبي إلاّ راعي لآل فلان ، فأمر عليه السلام برجمها .

قال جعفر عليه السلام : فلم يسمع أحد نطق ذلك الغلام بعدها .

الأصبغ بن نباتة قال : سألت الحسين عليه السلام فقلت : سيّدي أسألك عن شيء أنا به موقن وإنّه من سرّ الله وأنت المسرور إليه ذلك السرّ، فقال : يا أصبغ أتريد أن ترى مخاطبة رسول الله لأبي دون يوم مسجد قبا ؟ قال : هذا الّذي أردت قال : قم، فإذا أنا وهو بالكوفة ، فنظرت فإذا المسجد من قبل أن يرتدّ إليّ بصري، فتبسّم في وجهي ، ثمّ قال: يا أصبغ إنّ سليمان بن داود اُعطي الرّيح «غدوّها شهر ورواحها شهر» و أنا قد اُعطيت أكثر ممّا اُعطي سليمان ، فقلت : صدقت والله يا ابن رسول الله .

فقال : نحن الّذين عندنا علم الكتاب ، و بيان ما فيه ، و ليس عند أحد من خلقه ما عندنا ، لأنّا أهل سرّ الله ، فتبسّم في وجهي ثمّ قال : نحن آل الله وورثة رسوله ، فقلت : الحمد لله على ذلك قال لي : ادخل فدخلت فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وآله محتبيء في المحراب بردائه فنظرت فإذا أنا بأمير المؤمنين عليه السلام قابض على تلابيب الأعسر فرأيت رسول الله يعضّ على الأنامل وهو يقول : بئس الخلف خلفتني أنت

1/654

تفسیر نور الثقلین

لمؤلفه

العلامة الخبير والمحدث الجليل الشيخ

عبد علي بن جمعة العروسي الحويزي قدس سره

صححه وعلق عليه واشرف على طبعه

السيد هاشم الرسولي المحلاتي

طبع بنفقة

خير الحاج حاج ابي القاسم المشتهر بسالك

والحاج حسن مخرويان

ان يرتد الي بصري فتبسم في وجهي ثم قال : يا اصبغ ان سليمان بن داود اعطى الريح غدوها شهر ورواحها شهر ، وانا قد أعطيت أكثر مما أعطى سليمان ، فقلت : صدقت والله يا ابن رسول الله فقال : نحن الذين عندنا علم الكتاب وبيان ما فيه ، وليس عند أحد من خلقه ما عندنا ، لانا أهل سر الله ثم تبسم في وجهي ثم قال : نحن آل الله وورثة رسول الله فقلت: الحمد لله على ذلك ثم قال لي : ادخل فدخلت فاذا أنا بـرسول الله صلى الله عليه وآله محتب (١) في المحراب بردائه، فنظرت فاذا أنا بأمير المؤمنين عليه السلام قابض على تلابيب الاعسر (٢) فرأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يعض على الانامل وهو يقول : بئس الخلف خلفتني أنت وأصحابك عليكم لعنة الله ولعنتي . الخبر. انتهى .

١٩ ـ **في عيون الاخبار** عن الرضا عن أبيه موسى بن جعفر بن محمد عليهم السلام حديث طويل وقد سبق عند قوله تعالى : «قالت نملة» الاية و فيه ثم قالت النملة : هل تدري لم سخرت لك الريح من بين سائر المملكة ؟ قال سليمان عليه السلام ما ادى بهذا علم ، قالت النملة : يعني عز وجل بذلك لو سخرت لك جميع المملكة كما سخرت لك هذه الريح لكان زوالها من يديك كزوال الريح ، فحينئذ تبسم ضاحكاً من قولها .

٢٠ ـ **في كتاب الاحتجاج للطبرسي رحمه الله** روى عن موسى بن جعفر عن أبيه عن آبائه عن الحسين بن علي عليهم السلام ان يهوديا من يهود الشام وأحبارهم قال لامير المؤمنين عليه السلام فان هذا سليمان قد سخرت له الرياح فسارت في بلاده غدوها شهر ورواحها شهر فقال له علي عليه السلام : لقد كان كذلك ومحمد صلى الله عليه وآله أعطى ما هو أفضل من هذا، انه اسرى به من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى مسيرة شهر، وعرج به في ملكوت السموات مسيرة خمسين ألف عام في أقل من ثلث ليلة حتى انتهى الى ساق العرش ، والحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة .

٢١ ـ **في كتاب سعد السعود لابن طاوس رحمه الله** نقلا عن تفسير أبي

---

(١) احتبى بالثوب : اشتمل به .

(٢) التلابيب جمع التلبيب : ما في موضع اللبب من الثياب ويعرف بالطوق. والاعسر: الشديد أو الشوم والمراد به الاول أو الثاني كما ذكره المجلسي (ره) .

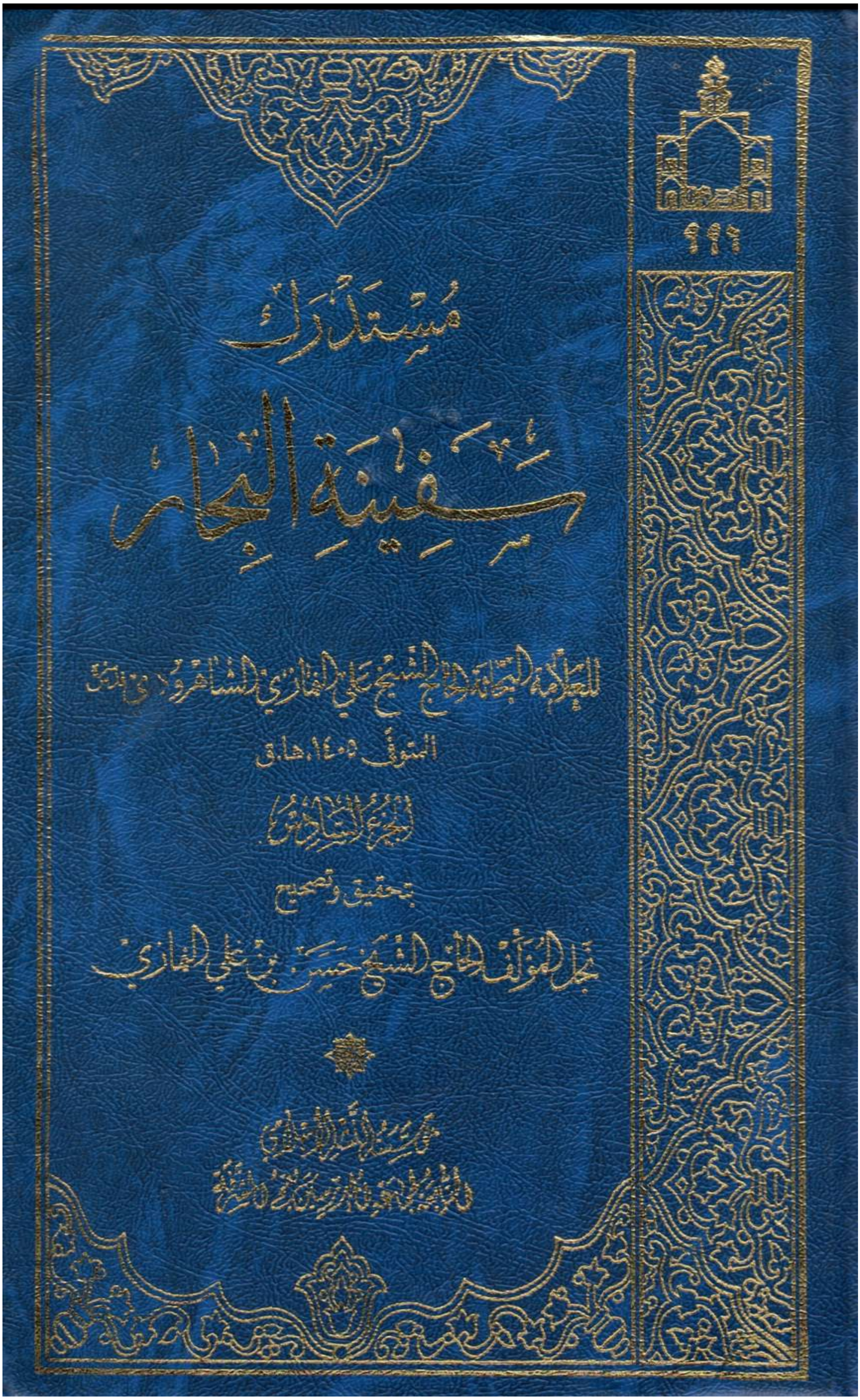
مستدرك
سفينة البحار
للعلامة المحدث الحاج الشيخ علي النمازي الشاهرودي
المتوفى ١٤٠٥ هـ ق
المجلد السادس
بتحقيق وتصحيح
نجل المؤلف الحاج الشيخ حسن بن علي النمازي

أحد من خلقه ماعندنا، لأنّا أهل سرّ الله، فتبسّم في وجهي ثمَّ قال: نحن آل الله وورثة رسوله. فقلت: الحمدلله على ذلك. ثمَّ قال لي: اُدخل، فدخلت فإذا أنا برسول‌الله محتبٍ في المحراب بردائه، فنظرت فإذا أنا بأميرالمؤمنين عليه السلام قابض على تلابيب الأعسر، فرأيت رسول‌الله صلى الله عليه وآله يعضّ على الأنامل وهو يقول: بئس الخلف خلفتني أنت وأصحابك عليكم لعنة الله ولعنتي ـ الخبر.

بيان: «أبي دون» هو الأوّل، و «الأعسر» هو الأوّل أو الثاني [١].

صبی إخبار أميرالمؤمنين عليه السلام بإمارة الصبيان في آخر الزمان [٢]. تقدَّم في «زمن»: رواية في ذلك.

وتقدَّم في «ترب»: خبر الصبيّ الّذي يأخذ التربة من تحت قدمي مولانا الحسين عليه السلام ويمسح وجهه وعينيه، فأخذه النبي صلى الله عليه وآله وقبّله وأحبّه لذلك.

باب حكم الصبي في الزنا [٣]. وأنّه لاحدّ على الصغير الزاني بل يعزّر حسب سنّه بما يراه الحاكم. وتقدَّم في «زنا» ما يتعلّق بذلك.

خبر الصبيّ الّذي كان له شهران فسلّم على رسول‌الله صلى الله عليه وآله [٤].

في عدّة من الصبيان الّذين تكلّموا قبل أوان تكلّمهم مضافاً إلى الرسول وخلفائه صلوات الله عليهم فإنّهم تكلّموا حين الولادة، بل بعضهم تكلّم في الرحم؛ كما هو مشهور من الأخبار في ذلك [٥]. وتكلّم أميرالمؤمنين عليه السلام مع اُمّه في الرحم ويؤنسها؛ كما في أخبار ولادته. ومضافاً إلى تكلّم عيسى في المهد:

أوّلهم الصبيّ الّذي له ثلاثة أشهر شهد ببراءة يوسف؛ كما قال تعالى: ﴿ وشهد

---

(١) جديد ج ٤٤/١٨٤، وط كمباني ج ١٠/١٤٢.

(٢) جديد ج ٥٢/٢٤٤ و٢٦٥ و٢٧٥ و٢٧٨، وج ٧٨/٢٢، وج ٣٤/٣٥٧، وط كمباني ج ٨/٧٤٠، وج ١٣/١٦٥ و١٧١ و١٧٣ و١٧٤.

(٣) جديد ج ٧٩/٨٧، وط كمباني ج ١٦/١٢٧.

(٤) جديد ج ١٧/٣٩٠ مكرّراً و ٣٩١، وط كمباني ج ٦/٢٩٠.

(٥) ط كمباني ج ١٠/٧٦، وجديد ج ٤٣/٢٧١.

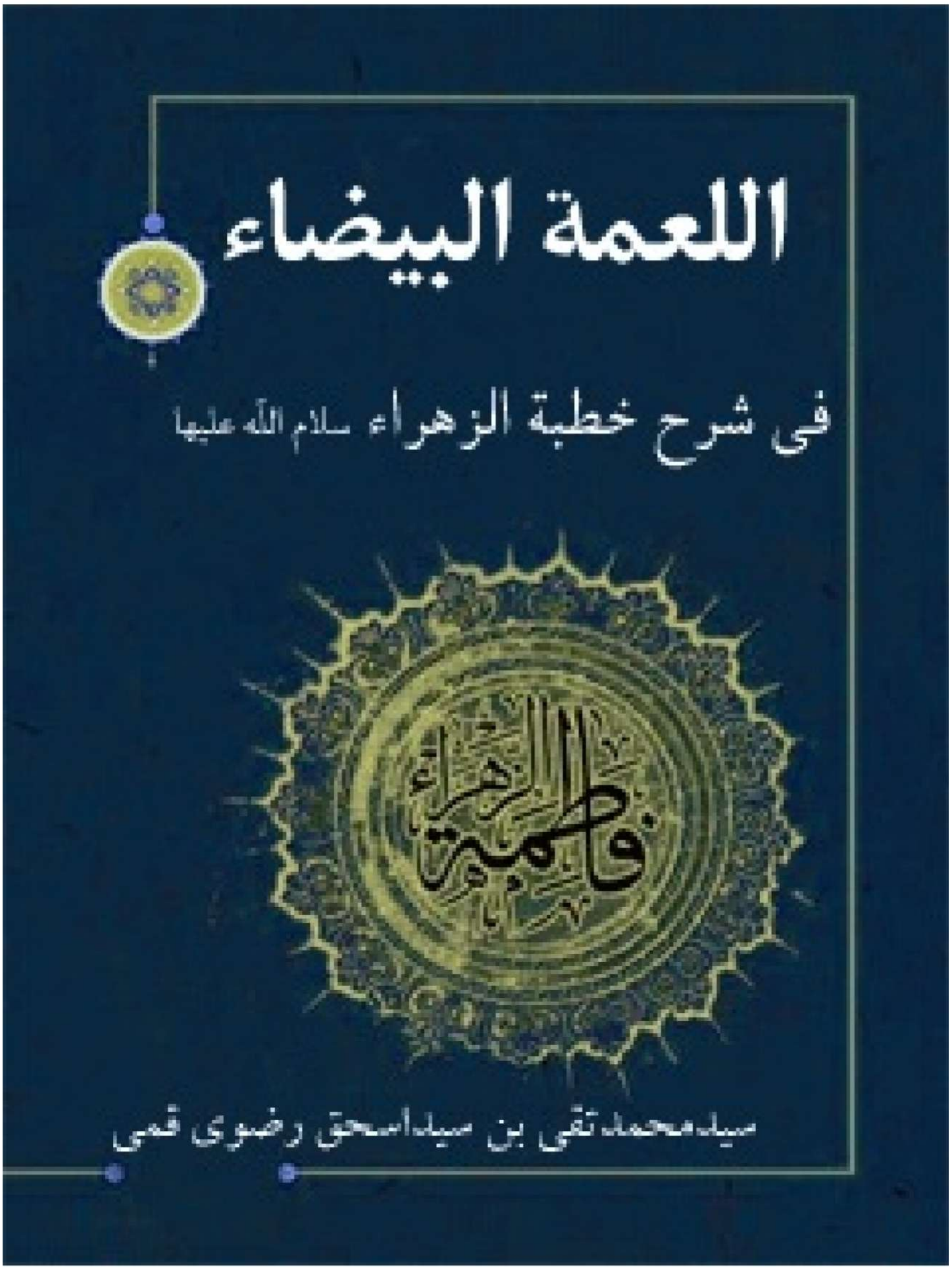
اللمعة البيضاء
فی شرح خطبة الزهراء سلام الله علیها
فاطمة الزهراء
سیدمحمدتقی بن سیداسحق رضوی قمی

Shia help Refrences آل اللہ سید علی اصغر عباس زیدی

قد ثبت من الأخبار و الآثار، و استفاض فی کلمات الأئمة الأطهار بحیث لا یعتریه شبهة الانکار، انّ أنوار هؤلاء الأبرار من جنس نور النبی المختار، کما قال (صلّی اللّه علیه و آله): کنت أنا و علیّ من نور واحد [۴۵].

و فی خبر آخر: أنا من علیّ و علیّ منّی [۴۶].

و قال أیضاً: أنا من حسین و حسین منّی [۴۷].

و قال (صلّی اللّه علیه و آله): أوّلنا محمد و أوسطنا محمد و آخرنا محمد و کلّنا محمد [۴۸]، الی غیر ذلک من الأخبار الکثیرة بل المتواترة.

و قد روی فی العلل عن النبی (صلّی اللّه علیه و آله): یا علیّ انّ اللّه تبارک و تعالی فضّل أنبیاءه المرسلین علی الملائکة المقرّبین، و فضّلنی علی جمیع النبیین و المرسلین، و الفضل بعدی لک یا علیّ و للأئمة من بعدک، فانّ الملائکة لخدّامنا و خدام محبّینا.

یا علیّ لو لا نحن ما خلق اللّه آدم و لا حوّاء، و لا الجنّة و لا النار، و لا السماء و لا الأرض، فکیف لا نکون أفضل من الملائکة و قد سبقناهم الی معرفة ربنا و تسبیحه و تقدیسه و تهلیله، لانّ اوّل ما خلق اللّه عزوجل أرواحنا فأنطقها بتوحیده و تحمیده، ثم خلق الملائکة فلمّا شاهدوا أرواحنا نوراً واحداً استعظموا أمرنا،

[صفحه ۲۸]

فسبّحنا لتعلم الملائکة انّا خلق مخلوقین، فسبّحت الملائکة بتسبیحنا... الخ [۴۹].

و الأخبار فی هذا المعنی اکثر من أن تُحصی، الّا انّ بعض هؤلاء الأنوار مقدّم علی بعض کما نطق به الأخبار، مثل ما ورد عن علیّ (علیه‌السّلام): أنا من محمد (صلّی اللّه علیه و آله) کالضوء من الضوء، أو کالسراج من السراج [۵۰].

و لکن کلّهم أهل دائرة واحدة لیس فی رتبتهم ملک مقرّب و لا نبی مرسل، کما قال (صلّی اللّه علیه و آله): لی مع اللّه وقت لا یسعنی فیه ملک مقرّب و لا نبیّ مرسل [۵۱].

و قالوا (علیهم‌السّلام) أیضاً: لنا مع اللّه حالات هو فیها نحن و نحن هو، و هو هو و نحن نحن [۵۲].

و ورد أیضاً فی الأخبار المستفیضة انّ الأنبیاء خلقوا من شعاع نورهم،

[صفحه ۲۹]

و ظهروا من آثار ظهورهم، و فی بعضها انّهم خلقوا من شعاع أجسامهم [۵۳]. فیکون الأنبیاء من جملة شیعتهم و أشعّتهم.

و لا شک انّ اوّل ما یخلق من الانسان هو عقله، کما ورد انّ اوّل ما خلق اللّه العقل [۵۴]، فانّ هذا المعنی کما انّه منطبق علی العالم الکبیر بالنسبة الی العقل الکلّی، کذلک علی العالم الصغیر بالنسبة الی العقل الجزئی، فیکون حینئذٍ عقول الأنبیاء مخلوقة من أشعة أجسامهم الشریفة، لا أنّ عقولهم من أشعّة عقولهم مثلاً، و أجسامهم من أشعّة أجسامهم مع کون أجسامهم من سنخ الأجسام البشریّة لا من غیر هذا السنخ کما هو مبنی الوجه الأوّل، فانّ ذلک یستلزم وجودهم فی عالم الأجسام قبل أجسام الأنبیاء (علیهم‌السّلام)، و هذا خلاف الظاهر فی الأنظار، و إن أمکن فرضه بنوع من الاعتبار.

و بالجملة و لمّا کان المنافقون یزعمون جهلاً أو تجاهلاً فی حقّ آل اللّه و آل رسول اللّه (صلّی اللّه علیه و آله) انّهم لیسوا من جنس طینة رسول اللّه (صلّی اللّه علیه و آله)، بل جعلوهم من جنس سائر الرعیّة، و التزموا أمرین فی